

حوصلہ افزائی اُن کے لیے جو دلگیر ہیں

نمبر: 3489

ایک خطبہ

جو جمعرات، 9 دسمبر، 1915 کو شائع ہوا

واعظ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

جائے خطبہ: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

خداوند کے دن کی شام، 27 اگست، 1871

”کیونکہ کس نے چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانا؟“

زکریا 10:4

زکریا بیکل کے تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ جب اُس کی بنیادیں ڈالی گئیں، تو سب پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ عمارت سابقہ جلالی بیکل، جو سلیمان نے بنائی تھی، کے مقابلے میں نہایت چھوٹی ہے۔

اس نیک کوشش کے دوست اس بات پر افسردہ تھے کہ بیکل اس قدر مختصر ہے، اور مخالفین تمسخر سے خوش ہو کر سخت کلامی کرنے لگے۔ دوست اور دشمن دونوں کو شک تھا کہ آیا یہ چھوٹا سا منصوبہ بھی پایہ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔

بنیادیں تو شاید ڈال لی جائیں، اور دیواریں کچھ حد تک بلند ہو جائیں، مگر یہ قوم نہایت کمزور، کم دولت والی اور قوت سے خالی ہے، کہ ایسی بڑی ذمہ داری کو پورا کر سکے۔

یہ ”چھوٹی باتوں کا دن“ تھا۔

دوست کانپ اٹھے۔

دشمن ٹھٹھا کرنے لگے۔

—مگر نبی نے اُن دونوں کو ملامت کی

:دوستوں کے بے یقینی پر اور دشمنوں کی تحقیر پر یہ سوال کر کے کہ

”کیونکہ کس نے چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانا؟“

اور پھر ایک نبوت کے وسیلہ سے خوف کو دور کیا۔

—اب ہم اس سوال کو اس وقت دو قسم کے لوگوں کی تسلی کے لیے استعمال کریں گے

،پہلے، کمزور ایمان والوں کے لیے

اور دوسرے، کمزور خدمت گزاروں کے لیے۔

،ہمارا مقصد یہ ہو گا کہ اُن باتوں کو مضبوط کریں جو لٹک گئے ہیں

اور اُن گھٹنوں کو قوی کریں جو کمزور ہو چکے ہیں۔

:پہلا حصہ یہ ہو گا

I

: کمزور ایمان والے۔

اُنہی، اُن کی حالت بیان کریں۔

یہ اُن کے لیے ”چھوٹی باتوں کا دن“ ہے۔

شاید ابھی کچھ ہی مہینے ہوئے ہیں کہ آپ کو خدا کے خاندان میں داخل ہوئے۔

کچھ عرصہ پہلے تک آپ زندگی الہی اور خدا کی باتوں سے نا آشنا تھے۔

آپ نئے سرے سے پیدا کیے گئے ہیں، اور ابھی آپ میں ایک طفل کی کمزوری ہے۔

آپ اُس قوت کو نہیں رکھتے جو بعد میں آپ کو حاصل ہو گی جب آپ فضل میں بڑھیں گے

اور اپنے خداوند یسوع مسیح کی پہچان میں ترقی کریں گے۔

یہ آپ کے لیے ابتدائی وقت ہے، اور ”چھوٹی باتوں کا دن“ بھی ہے۔

ابھی آپ کا علم کم ہے۔
—میرے عزیزو، آپ نے کتابِ مقدس کا مطالعہ ابھی زیادہ عرصہ نہیں کیا
خدا کا شکر کریں کہ آپ نے خود کو گناہگار جانا
اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ پہچانا۔

یہ بہت قیمتی علم ہے، مگر اب آپ اُس جہالت کا اعتراف کرتے ہیں
—جسے پہلے تسلیم کرنے کو بھی تیار نہ تھے
یعنی خدا کی باتوں میں آپ کی اپنی نادانی۔

خاص طور پر، خدا کی گہری باتیں آپ کو پریشان کرتی ہیں۔

کچھ تعلیمات جو دوسرے ایمانداروں کے لیے بالکل سادہ ہیں
وہ آپ کے لیے پر اسرار اور حتیٰ کہ دلگیر بھی ہو سکتی ہیں۔
—وہ آپ کے لیے بلند ہیں
آپ اُن تک رسائی نہیں حاصل کر سکتے۔

وہ آپ کے لیے ایسے ہیں جیسے کوئی سخت گری دار میوے ہوں
جو اُن بچوں کے سامنے رکھے جائیں جن کے دانت ابھی نکلے بھی نہیں۔

پس، اس پر بالکل بھی نہ گھبرائیں۔
خدا کے خاندان میں سب کبھی نہ کبھی بچے ہوتے ہیں۔

—کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو علم کے ساتھ گویا پیدا ہوتے ہیں
ایسے مسیحی جو یسوع میں تیزی سے ترقی کرتے ہیں۔

مگر یہ بہت کم ہوتے ہیں۔
اسرائیل ہر دن ایک شمشون پیدا نہیں کرتا۔

اکثر کو روحانی طفولیت اور جوانی کے طویل دور سے گزرنا پڑتا ہے۔
اور افسوس! کلیسیا میں بھی ایسے بہت کم لوگ ہیں
جنہیں روحانی ”باپ“ کہا جا سکے۔

پس، تعجب نہ کریں اگر آپ علم میں کچھ کمزور ہیں۔

آپ کی تمیز بھی کمزور ہے۔
ممکن ہے کہ کوئی بھی شیریں کلام بولنے والا آپ کو گمراہی کی طرف لے جائے۔

تاہم، اگر آپ خدا کے فرزند ہیں، تو آپ میں اتنی تمیز ضرور ہے
کہ مہلک گمراہیوں سے محفوظ رہیں۔

کیونکہ اگرچہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اگر ممکن ہو تو
برگزیدوں کو بھی گمراہ کر دیں
تو بھی برگزیدہ گمراہ نہیں کیے جا سکتے

کیونکہ خدا کی زندگی اُن میں ہے
—اور وہ قیمتی اور ردی میں فرق کرتے ہیں
وہ دنیا کی چیزوں کو نہیں چنتے بلکہ خدا کی چیزوں کے پیچھے چلتے ہیں۔

تمیز تمہاری، اگرچہ چھوٹی معلوم ہو
تو بھی تمہیں دلگیر نہ کرے۔
کیونکہ تجربہ کے سبب، جب حسّیات تربیت پاتی ہیں
تب ہم نیکی اور بدی کے درمیان مکمل امتیاز کرتے ہیں۔

—خدا کا شکر کرو کہ تمہیں کچھ تھوڑی سی تمیز ملی ہے
اگرچہ تم آدمیوں کو درختوں کی مانند چلتے پھرتے دیکھتے ہو
اور تمہاری آنکھیں ابھی ادھی کھلی ہیں۔

تھوڑا سا نور، بالکل تاریکی سے بہتر ہے۔
کچھ عرصہ پہلے تم کامل تاریکی میں تھے
اب اگر ایک کرن بھی جھلملائے، تو شکر کرو
کیونکہ جہاں کرن آ سکتی ہے
—وہاں دوپہر کا سورج بھی چمک سکتا ہے
بلکہ ضرور چمکے گا، اپنے وقت پر۔

پس، چھوٹی تمیز کے دن کو ہرگز حقیر نہ جانو۔

یقیناً، اے میرے عزیز بھائی یا بہن
تمہارا تجربہ بھی تھوڑا ہے۔
مجھے امید ہے کہ تم تجربہ کی نقل نہ کرو گے
اور ایسے کلام نہ کرو گے گویا کہ تمہیں
ان بزرگ مقدسین کا سا تجربہ حاصل ہے
جبکہ تم ابھی فقط ایک نوآموز سپاہی ہو۔

تم نے ابھی بڑے پانیوں پر سوداگری نہیں کی۔
—شیطان کی وہ سخت آزمائشیں تم پر نہیں آئیں
ابھی تک ہوا اس برّہ کے لیے نرم رہی ہے
جسے ابھی چرا گیا ہے۔
خدا نے نازک دھاگوں پر بہاری بوجھ نہیں لٹکایا
بلکہ کمزور پیٹھ پر ہلکا بوجھ رکھا ہے۔
پس شکر کرو کہ ایسا ہی ہے۔

اُس تجربہ کے لیے شکر کرو جو تمہیں ملا ہے
اور اس لیے دل شکستہ نہ ہو
کہ تمہیں ابھی مزید تجربہ حاصل نہیں ہوا۔
یہ سب کچھ اپنے وقت پر آ جائے گا۔

”چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہ جان۔“

ہمیشہ یہ غیر دانائی کی بات ہے کہ کوئی سوانح عمری اٹھائے اور کہے
اوہ! میں راست باز نہیں ہو سکتا کیونکہ
میں نے وہ سب کچھ محسوس نہیں کیا
”جو اس نیک مرد نے کیا۔“

اگر ایک دس سالہ بچہ اپنے دادا کی ڈائری اٹھائے
اور کہے، ”چونکہ میں اپنے دادا کی کمزوریاں محسوس نہیں کرتا
نہ ہی مجھے اُن کے چشمے کی حاجت ہے
نہ اُن کے عصا پر سہارا لینے کی
—“پس میں اُس خاندان کا فرد نہیں ہوں
تو یہ بہت بے وقوفی کی دلیل ہو گی۔“

تمہارا تجربہ بھی پکے گا۔
ابھی تو یہ سبز ہے، اور یہی فطری ہے۔
کچھ وقت انتظار کرو
اور خدا کا شکر کرو اُس کے لیے جو تمہیں عطا ہوا۔

—تاہم، غالباً تمہیں اس سے بڑھ کر ایک اور بات سنتی ہے
،اور وہ یہ کہ تمہارا ایمان نہایت چھوٹا ہے
،اور چونکہ ایمان چھوٹا ہے
تمہارے جذبات نہایت متغیر ہیں۔

،میں اکثر خداوند کی راہ پر نئے چلنے والوں سے سنتا ہوں
،میں ایک مہینہ پہلے بہت خوش تھا”
”مگر اب وہ خوشی جاتی رہی۔

شاید کل جب وہ خدا کے گھر جائیں گے
،تو نہایت خوش ہوں
مگر اگلے دن پھر اُن کی شادمانی جاتی رہے گی۔

،اے میرے عزیز مسیحی دوستو
احساسات کی بنیاد پر جینا نہایت خطرناک ہے۔

جان بنیان نے ”جناب احساس پر جینے والے“ کو
شہر ”جان انسان“ کے بدترین دشمنوں میں سے شمار کیا ہے۔
شاید اُس نے کہا کہ وہ پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔
،لیکن مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح جلا سے بچ نکلا
—کیونکہ میں اُسے اکثر پاتا ہوں
اور کوئی دشمن ایسا نہیں جو
،انسان کی جان سے زیادہ عداوت رکھتا ہو
،اور خدا کے لوگوں کو اُس سے زیادہ غمگین کرتا ہو
جیسے یہ ”جناب احساس پر جینے والا“ کرتا ہے۔

،جو احساسات کے تابع جیتا ہے
—وہ آج خوش، کل غمگین ہوتا ہے
،اور اگر ہماری نجات احساسات پر منحصر ہوتی
،تو ہم ایک دن ہلاک اور دوسرے دن نجات پاتے
،کیونکہ احساسات ہوا کے مانند متغیر ہیں
اور ایک بیرومیٹر کی مانند اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

—ہم ایمان سے جیتے ہیں
،اور اگر وہ ایمان کمزور بھی ہو
تو خدا کا شکر ادا کرو
،کہ کمزور ایمان بھی ایمان ہی ہے
اور کمزور ایمان سچا ایمان ہے۔

،اگر تم مسیح یسوع پر ایمان رکھتے ہو
،گو تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو
،تو وہ تمہیں نجات دے گا
اور وقت گزرنے کے ساتھ وہ مضبوط تر ہو جائے گا۔

—ہیرا ہیرا ہے
اور اُس کا چھوٹا سا ذرہ بھی

—کونہ نور کے ہم جنس ہوتا ہے
اور جس کے پاس تھوڑا سا ایمان ہے
اُس کے پاس ایمان ہے۔

اور نجات کے لیے بڑا ایمان ضروری نہیں
—بلکہ وہ ایمان جو جان کو مسیح سے جوڑ دے
اور وہ جان، پس، نجات پاتی ہے۔

پس اس بات کا زیادہ ماتم نہ کرو
کہ تمہارا ایمان قوی نہیں
بلکہ خدا کا شکر ادا کرو
کہ تمہیں کچھ ایمان ملا ہے۔

کیونکہ اگر اُس نے دیکھ لیا
کہ تم اُس ایمان کو جسے اُس نے تمہیں دیا
حقیر جانتے ہو
تو ممکن ہے کہ وہ تمہیں دیر تک اور نہ دے۔

—اُس تھوڑے کی قدر کرو
اور جب وہ دیکھے گا
کہ تم اُس تھوڑے پر خوش اور شکر گزار ہو
تب وہ اُسے بڑھائے گا
—اور زیادہ کرے گا
اور تمہارا ایمان بڑھتے بڑھتے
ایمان کی کامل یقینیت“ تک جا پہنچے گا۔”

اور میں سنتا ہوں کہ تم اس سب پر یہ بھی شکایت کرتے ہو
کہ تمہاری اور روحانی خوبیاں بھی نہایت چھوٹی ہیں۔

آہ،“ تم کہتے ہو، ”میرا صبر بہت کم ہے۔“
اگر تھوڑا سا درد ہو، تو میں چیخ اٹھتا ہوں۔
—مجھے امید تھی کہ میں اُسے برداشت کروں گا
بغیر بڑبڑائے برداشت کروں گا۔

—میری ہمت بہت کم ہے
اگر کوئی مجھ سے مسیح کے بارے میں پوچھ لے
—تو میرا چہرہ شرم سے لال ہو جاتا ہے
مجھے لگتا ہے کہ میں آدھے درجن لوگوں کے سامنے
بھی اُس کا اقرار نہ کر سکوں
دنیا کے سامنے تو بہت دور کی بات ہے۔

”میں واقعی بہت کمزور ہوں۔

آہ! مجھے تعجب نہیں۔
میں نے بعض کو جانا ہے جو عمر کے سبب قوی ہو گئے
تو بھی اُس فضیلت میں ناقص رہے۔

مگر جہاں ایمان کمزور ہو
وہاں اور سب چیزیں بھی فطری طور پر کمزور ہوں گی۔
جو پودا کمزور جڑ رکھتا ہے

اُس کی شاخ بھی کمزور ہوگی،
اور اُس کا پھل بھی نحیف ہوگا۔

تمہارا ایمان کی کمزوری
تمہارے سارے وجود میں کمزوری داخل کرتی ہے۔

تو بھی، ان سب باتوں کے باوجود
اگرچہ تمہیں چاہیے کہ زیادہ ایمان
—اور اس کے سبب سے زیادہ فضل
اور قوی تر روحانی نعمتیں طلب کرو
تو بھی جو کچھ تمہارے پاس ہے
اُسے حقیر نہ جانو۔

اُس کے لیے خدا کا شکر کرو
اور دعا کرو کہ جو تھوڑے سے خوشوں کی فصل اب تم پر ہے
وہ اُس کے فضل کے جلال کی ستائش کے لیے
ہزار گنا بڑھائی جائے۔

یوں میں نے اُن کا حال بیان کیا
جو ”چھوٹی باتوں کے دن“ سے گزر رہے ہیں۔

مگر متن پوچھتا ہے
”کون ہے جس نے چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانا؟“

ہاں، بعض نے ایسا کیا
—مگر اس میں بڑی تسلی کی بات یہ ہے
کہ خدا باپ نے ایسا نہیں کیا۔

اُس نے تم پر نگاہ کی
تم پر جو تھوڑے فضل، تھوڑی محبت
—اور تھوڑے ایمان رکھتے ہو
اور اُس نے تمہیں حقیر نہ جانا۔

نہیں، خدا ہمیشہ کمزور مقدس کے نزدیک ہے۔

اگر میں ایک جوان کو تنہا میدان پار کرتے دیکھوں
تو مجھے کچھ تعجب نہ ہو
اور نہ ہی میں اُس کے باپ کو تلاش کروں۔

مگر آج جب میں گھر واپس جا رہا تھا
—تو میں نے ایک نہایت چھوٹی سی بچی کو میدان میں اکیلا پایا
ایک پیاری سی لڑکی
”اور میں نے سوچا، ”اُس کا باپ یا ماں ضرور کہیں قریب ہوں گے۔
اور یقیناً، ایک درخت کے پیچھے باپ موجود تھا
جسے میں نے پہلے نہ دیکھا۔
مجھے پورا یقین ہو گیا
کہ وہ چھوٹی بچی وہاں اکیلی نہ تھی۔

اور جب میں خدا کے کسی چھوٹے اور کمزور بچے کو دیکھتا ہوں
تو میرا دل گواہی دیتا ہے
کہ خدا باپ قریب ہے

جاگتی آنکھوں سے نگرانی کرتا
اور اپنے نوزائیدہ بچے کی کمزوری پر
فضل سے نگہبانی فرماتا ہے۔

اگر تم اُس کے وعدے پر آرام کر رہے ہو
تو وہ تمہیں حقیر نہ جانے گا۔
کتابِ مقدس میں خاکساروں اور شکستہ دلوں کے لیے
الگ کلام ہے
کہ انہیں وہ کبھی حقیر نہ جانے گا۔

یہ بھی ایک شیریں اور تسلی بخش خیال ہے
کہ خداوند بیٹا بھی
چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہیں جانتا۔

—یسوع مسیح نہیں جانتا
کیونکہ تمہیں یہ کلام یاد ہوگا
”وہ برّوں کو اپنی آغوش میں اٹھائے گا۔“

ہم وہ چیزیں جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہیں
اپنے دل کے قریب رکھتے ہیں
اور یہی یسوع کرتا ہے۔

شاید ہم میں سے بعض اُس حالت سے نکل آئے ہیں
جہاں ہم برّے تھے
مگر نجات دہندہ کی آغوش کی آسمانی سواری میں
سفر کرنے کے لیے
ہم خوشی سے دوبارہ برّے بننے کو تیار ہوں۔
وہ چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہیں جانتا۔

اور یہ بھی اتنی ہی تسلی بخش بات ہے
کہ رُوحُ الْقُدُس بھی
—چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہیں جانتا

کیونکہ وہی ہے جس نے
رائی کے دانے کے برابر ایمان
دل میں بویا
اور اُسی نے اُس پر نگہبانی کی
یہاں تک کہ وہ درخت بن گیا۔

وہی ہے جس نے فضل سے نیا جنم لینے والے بچے کو دیکھا
اُسی نے اُسے پالا، کھلایا
اور نگہبانی کی
یہاں تک کہ وہ مسیح یسوع میں
کامل مرد کی قامت کو پہنچا۔

مبارک تثلیث
کمزور ایماندار کو حقیر نہیں جانتی۔
اے کمزور ایماندار
اس سے تسلی پا۔

تو پھر، کون ہے جو چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانتا ہے؟

—شاید شیطان نے تمہیں کہا
—تمہارے کان میں سرگوشی کی
کہ تمہارے جیسے تھوڑے فضل کا کچھ فائدہ نہیں
کہ تم جیسے بے حیثیت پودے کو
ضرور جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

اب میں تمہیں سچ کہتا ہوں
—کہ شیطان جھوٹا ہے
کیونکہ وہ خود بھی
چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہیں جانتا۔

مجھے اس کا یقین اس لیے ہے
کہ وہ ہمیشہ اُن پر سخت حملہ کرتا ہے
جو ابھی مسیح کی طرف آنا شروع کرتے ہیں۔

جب کبھی وہ دیکھتا ہے
کہ جان کسی قدر مجروح ہوئی ہے
جب کبھی وہ محسوس کرتا ہے
کہ دل دعا میں جھکنے لگا ہے
تو وہ اُس پر شدید ترین آزمائشوں سے حملہ کرتا ہے۔

میں نے اُسے جانا ہے
کہ وہ ایسے شخص کو خودکشی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے
یا اُسے اُس سے بدتر گناہ میں لے جاتا ہے
جو اُس نے پہلے کبھی نہ کیا ہو۔

—وہ
کانپ اٹھتا ہے جب دیکھتا ہے ”
کہ کمزور ترین مقدس
”گھٹنوں پر ہے۔“

وہ تمہیں یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے اندر جو تھوڑا سا فضل ہے اُس کی کوئی قدر و قیمت نہیں
لیکن وہ خوب جانتا ہے
—کہ وہ مٹھی بھر گندم جو پہاڑ کی چوٹی پر ہے
اُس کا پھل لبنان کی طرح ہلے گا۔

وہ جانتا ہے کہ دل میں تھوڑا سا فضل بھی
اُس کی بادشاہی کو گرا دینے کے لیے کافی ہے۔

”آہ!“ تم کہو گے ”
میں ان دنوں بڑی آزردگی میں ہوں“
،کیونکہ میرے بہت سے دوست مجھے حقیر جانتے ہیں
،حالانکہ میں پورے وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ میں ایماندار ہوں
”پھر بھی میرے دل میں خدا کی طرف کچھ میلان ہے۔“

یہ کیسے دوست ہیں؟
کیا یہ دنیا دار لوگ ہیں؟
اوہ! جو کچھ وہ کہیں اُس پر دل نہ جلاؤ۔
،اگر میں ایک مصور ہوتا

اور کوئی اندھا شخص میرے فن پاروں پر سخت تنقید کرتا
—تو مجھے کوئی پروا نہ ہوتی
اُسے کیا علم؟

اور جب کوئی بے دین شخص تمہاری دینداری کو ناقص اور خامی سے بھرپور کہے
،اے ناتواں جان
—تو اُسے کہنے دو
تم پر اُس کا کچھ اثر نہ ہو۔

،آہ!" تم کہو گے"
،جو لوگ مجھے حقیر جانتے ہیں"
،مجھے نکال باہر کرتے ہیں
—اور کہتے ہیں کہ میں خدا کا فرزند نہیں
"میں سمجھتا ہوں وہ مسیحی ہیں۔

تو پھر دو باتیں کرو
،اَوّل، اُن کے کلام کو کچھ حد تک دل پر لو
کیونکہ ممکن ہے اگر خدا کے فرزند تم میں
،فرزند ہونے کے آثار نہ دیکھتے ہوں
تو شاید تم واقعی اُس کے فرزند نہ ہو۔
اس پر غور و امتحان کا دروازہ کھولو۔

،اے عزیزو
،خود فریبی میں پڑنا آسان ہے
اور ممکن ہے کہ خدا اپنے کسی خادم کو
استعمال کرے تاکہ تمہیں روشنی دے
اور سخت فریب سے رہائی دے۔

،مگر دوسری طرف
،اگر واقعی تم اپنے نجات دہندہ پر بھروسا رکھتے ہو
،اگر تم نے دعا کرنا شروع کر دیا ہے
،اگر تمہارے دل میں خدا سے کچھ محبت ہے
،اور پھر بھی کوئی مسیحی تمہیں سختی سے برتاؤ کرتا ہے
،جیسے وہ تمہیں ریاکار سمجھتا ہو
—تو اُسے معاف کرو
اُس برداشت سے کام لو۔

اُس نے خطا کی ہے۔
،اگر وہ تمہیں بہتر جانتا
تو یوں نہ کرتا۔

،اپنے دل میں کہو
،اگرچہ میرا بھائی مجھے نہیں جانتا"
تو بھی میرے لیے یہ کافی ہے کہ میرا باپ مجھے جانتا ہے۔
،اگر میرا باپ مجھ سے محبت رکھتا ہے
،تو اگرچہ میرا بھائی میری طرف سرد مہری دکھائے
،میں اُس پر افسوس تو کروں گا
لیکن میرا دل نہ ٹوٹے گا۔

،میں اپنے خُداوند سے اور بھی زیادہ چمٹ جاؤں گا
"کیونکہ اُس کے خادم مجھ سے اجتناب کرتے ہیں۔

کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے
کہ بعض ایماندار نئے ایمان لانے والوں سے
کچھ جھجکتے ہوں؟

ذرا سوچو،
تم پہلے کیا تھے؟
ایک ماں اپنے بیٹے سے سنتی ہے
کہ وہ توبہ کر چکا ہے۔
دو مہینے پہلے تک وہ جانتی تھی
،کہ وہ شامیں کہاں گزارتا
اور کن گناہوں میں ملوث تھا۔

اور اب اگرچہ وہ اُمید رکھتی ہے
،کہ واقعی تبدیلی آئی ہے
تو بھی وہ ڈرتی ہے
کہ کہیں اُسے غرور میں نہ ڈال دے۔
اور شاید وہ اپنے لرزتے ہوئے دل کی بات
اُسے زیادہ سناتی ہے
بنسبت خوشی کے۔

قدیم مقدسین بھی
پہلے یہ نہ مان سکے
کہ ساؤل واقعی توبہ کر چکا تھا۔

فرض کرو اُسے کلیسیا کی مجلس میں لایا جا رہا تھا
اور قبول کیا جانے والا تھا۔

مجھے کچھ تعجب نہ ہوگا
،کہ بزرگوں میں سے ایک نے کہا ہو
—یہ نوجوان ضرور کچھ فضل کے بارے میں جانتا ہے"
یقیناً اُس میں تبدیلی آئی ہے۔
مگر یہ عجیب بات ہے
کہ وہ اُنہی لوگوں میں شامل ہونا چاہتا ہے
—جنہیں وہ ستاتا تھا
شاید یہ محض ایک جذبہ ہے۔
"ممکن ہے وہ پھر اپنے پرانے ساتھیوں میں جا ملے۔

کیا تمہیں تعجب ہوتا ہے کہ وہ ایسا کہنے لگے؟
مجھے بالکل نہیں۔

مجھے افسوس ہوتا ہے
جب بے جا شبہ کیا جائے۔
مجھے دکھ ہوتا ہے
جب کوئی اصلی خدا کا فرزند شک کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

مگر میں تمہیں کہتا ہوں
کہ اسے دل پر زیادہ نہ لو۔
،جیسا کہ پہلے بھی کہا
،اگر تمہارا آسمانی باپ تمہیں جانتا ہے
تو یہ تمہارے لیے کافی ہے
خواہ تمہارا بھائی تمہیں نہ جانے۔

خوش ہو جاؤ
کہ خدا چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہیں جانتا۔

اور اب میں اُن سے کچھ کہنا چاہتا ہوں
،جو اس ”چھوٹی باتوں کے دن“ کی حالت میں ہیں
کہ میری دعا اور امید یہی ہے
کہ تم خود بھی
ان چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر نہ جانو۔

ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" تم پوچھتے ہو۔"
تو سنو، تم ایسا کر سکتے ہو
جب تم مایوسی اختیار کرتے ہو۔

مجھے یاد ہے
ایسا وقت تھا
جب تم خوشی سے اچھل پڑتے
اگر تمہیں بتایا جاتا
کہ تمہیں تھوڑا سا ایمان دیا جائے گا۔

،اور اب جب تمہیں تھوڑا ایمان ملا ہے
،تو بجائے خوشی کے
،تم آہیں بھرتے ہو
،غمگین ہوتے ہو
ماتم کرتے ہو۔
ایسا نہ کرو۔

،چاندنی کے لیے شکر کرو
اور تمہیں سورج کی روشنی ملے گی۔
،سورج کی روشنی کے لیے شکر کرو
اور تمہیں وہ آسمانی نور عطا ہو گا
جو سات دنوں کی روشنی کے برابر ہے۔

،مایوس نہ ہو
ایسا نہ ہو کہ تم اُس رحمت کو حقیر جانو
جو خدا نے تمہیں عطا کی ہے۔

،ایک بیمار جو بہت زیادہ لنگڑا اور کمزور تھا
،جو بستر سے اُٹھ بھی نہ سکتا تھا
اب آخر کار چھڑی کے سہارے چلنے کے قابل ہو گیا ہے۔

،کاش!" وہ کہتا ہے"
میں بھی دوسروں کی طرح"
"اچل سکتا، دوڑ سکتا، کود سکتا

فرض کرو وہ بیٹھ جائے
اور رنجیدہ ہو
کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا۔
،اُس کا طبیب اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے
،میرے عزیز"
تمہیں شکر گزار ہونا چاہیے

کہ تم کھڑے ہو سکتے ہو۔
کچھ عرصہ پہلے تو تم سیدھے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے تھے۔

—جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اُس پر خوش ہو جاؤ
اُسے یوں حقیر نہ جانو
"جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔"

،میں یہاں موجود ہر مسیحی سے کہتا ہوں
،جب تم قوت کے مشتاق ہو
تو جو فضل تمہیں عطا ہوا ہے
،اُسے حقیر نہ جانو
بلکہ خوشی مناؤ
اور اُس کے نام کو مبارک کہو۔

تم چھوٹی باتوں کے دن کو
—ایک اور طریقے سے بھی حقیر جان سکتے ہو
اور وہ یہ کہ
تم مزید حاصل کرنے کی خواہش نہ کرو۔

یہ تو عجیب ہے!" تم کہو گے۔"

—مگر سنو
جو شخص تھوڑا رکھتا ہے
،اور زیادہ کا خواہاں نہیں
وہ درحقیقت اُس تھوڑے کو بھی
حقیر جانتا ہے۔

جو تھوڑی روشنی رکھتا ہے
،اور زیادہ کی طلب نہیں کرتا
وہ روشنی کی قدر ہی نہیں کرتا۔

تم جو تھوڑا ایمان رکھتے ہو
،اور زیادہ ایمان کے طلبگار نہیں
—ایمان کی حقیقت سے بے پروا ہو
اور اُسے حقیر جانتے ہو۔

ایک طرف تو تم دل شکستہ نہ ہو
،اس لیے کہ تم "چھوٹی باتوں کے دن" میں ہو
مگر دوسری طرف یہ بھی نہ کرو
،کہ جو کچھ تمہیں ملا ہے
اُسی پر قناعت کر کے خاموش ہو جاؤ۔

،بلکہ جو تھوڑا تمہیں ملا ہے
اُس کی قدر یوں ظاہر کرو
کہ اور زیادہ فضل کے طالب بنو۔

خدا کے اُس فضل کو حقیر نہ جانو
،جو اُس نے تمہیں عطا فرمایا ہے
—بلکہ اُس کے حضور اُس کی شکرگزاری کرو
اور یہ سب اُس کی قوم کے سامنے کرو۔

اگر تم اپنے فضل کے بارے میں خاموش ہو
اور کسی کو کچھ نہ بتاؤ
تو شاید اس لیے کہ تم سمجھتے ہو
کہ یہ بیان کے لائق ہی نہیں۔

اپنے بھائیوں کو بتاؤ
اپنی بہنوں کو سناؤ
اور خداوند کے گھرانے والوں کو گواہ ٹھہراؤ
کہ خداوند نے تم پر شفقت کی۔

تب یہ ظاہر ہو گا
کہ تم اُس کے فضل کو حقیر نہیں جانتے۔

اور اب اُنھے
ان چھوٹی باتوں پر کچھ غور کریں
جو کمزور ایمانداروں میں پائی جاتی ہیں۔

یاد رکھو کہ تھوڑا ایمان بھی نجات دینے والا ایمان ہے
”اور“ چھوٹی باتوں کا دن
محفوظ باتوں کا دن ہے۔

یاد رکھو کہ یہ قدرتی امر ہے
کہ زندہ چیزیں چھوٹی شروع ہوتی ہیں۔
آدمی پہلے بچہ ہوتا ہے۔
دن کی روشنی پہلے مدھم اجالا ہوتی ہے۔
ہم تھوڑا تھوڑا کر کے
مسیح یسوع میں مردانگی کی قامت کو پہنچتے ہیں۔

”چھوٹی باتوں کا دن“
صرف قدرتی ہی نہیں
بلکہ اُمید افزا بھی ہے۔

چھوٹی باتیں زندہ باتیں ہوتی ہیں۔
اگر اُنہیں چھوڑ دیا جائے
تو وہ بڑھتی ہیں۔

چھوٹی باتوں کے دن ”میں“
ایک خوبصورتی اور ایک خوبی پائی جاتی ہے۔

میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں
جو عمر کے بعد والے برسوں میں
یہ چاہتے تھے
کہ کاش وہ اپنے ابتدائی دنوں کو لوٹ سکتے۔

آہ! ہمیں خوب یاد ہے وہ وقت
جب ہم باڑ اور نالے پار کر کے
ایک واعظ سننے کے لیے جاتے۔

ہمیں زیادہ علم نہ تھا
مگر کیا اشتیاق تھا
!جاننے کا

ہم گرجا گھر کی راہداریوں میں کھڑے رہتے
اور کبھی تھکتے نہ تھے۔

اب ہمیں نرم نشستیں چاہئیں
، آرام دہ جگہیں درکار ہیں
اور ماحول نہ زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد۔

ہم شاید اب نازک مزاج ہو گئے ہیں
مگر اُس روحانی زندگی کے ابتدائی دنوں میں
، کیا اشتہا تھی الہی سچائی کے لیے
، کیا جوش
! کیا پاک شعلہ ہمارے دلوں میں تھا

، سچ ہے
، اُس میں کچھ جوش جسمانی بھی تھا
اور ممکن ہے
، روح کے زور میں گوشت کا زور بھی شامل ہو
، مگر اُس کے باوجود
، خدا کو ہماری ”منگنی کی محبت“ یاد ہے
اور ہمیں بھی یاد ہے۔

، ماں اپنے جوان بیٹے سے محبت کرتی ہے
مگر بعض اوقات وہ سوچتی ہے
کہ شاید وہ اب ویسی محبت نہیں کرتی
جیسی اُس وقت جب اُسے اپنی بانہوں میں لیا کرتی تھی۔

! آہ! ایک ننھے بچے کی خوبصورتی
! آہ! ایمان میں ایک برّہ کی خوبصورتی

کہا جا سکتا ہے
کہ کسان اور قصاص
، بھیڑوں کو برّوں سے زیادہ پسند کرتے ہیں
مگر برّے دیکھنے میں زیادہ دلکش ہوتے ہیں۔

— اور گلاب کی کلی
اُس میں ایک ایسا جاذبِ نظر حسن ہے
جو پوری کھلی گلاب میں نہیں ہوتا۔

یوں ”چھوٹی باتوں کے دن“ میں
ایک خاص خوبی پائی جاتی ہے
جسے ہمیں حقیر نہ جاننا چاہیے۔

، اور علاوہ ازیں
، اگرچہ دل میں فضل تھوڑا ہو
— مگر وہ الہی ہے
وہ اُس ہمیشہ چمکتے سورج کی ایک چنگاری ہے۔

، وہ شخص جو مسیح پر تھوڑا سا زندہ ایمان رکھتا ہے
الہی فطرت میں شریک ہے۔

اور چونکہ وہ فضل الہی ہے
سو وہ لازوال بھی ہے۔

دوزخ کے سب شیاطین بھی
اُس کمزور ترین چنگاری کو بجھا نہیں سکتے
جو کبھی کسی انسان کے دل میں گری ہو۔

اگر خدا نے تمہیں
رائی کے دانے کے برابر ایمان دیا ہے
تو وہ زمین و دوزخ
زمان و ابدیت
سب پر غالب آ جائے گا
کوئی بھی اُسے فنا نہ کر سکے گا۔

پس بہت وجہ ہے
کہ ہم ”چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جانیں۔

اب میں اس نکتہ کو ختم کرتا ہوں
:ایک آخری بات سے

اے مسیحیو
کسی کو حقیر نہ جانو
مگر بالخصوص اُن کو نہ جانو
جن میں مسیح کے لیے تھوڑی سی بھی محبت نظر آتی ہے۔

—بلکہ اس سے بڑھ کر
اُن کی خبر گیری کرو
اُن چھوٹوں کا دھیان رکھو۔

مجھے ایک چرواہے کی کہانی یاد ہے
—جس کے پاس ایک نہایت عمدہ ریور تھا
اور اُس کا ایک راز تھا۔

اُس سے بار بار پوچھا گیا
کہ اُس کا ریور دوسروں سے کیوں بہتر ہے؟

:آخر اُس نے راز بتایا
میں سب سے زیادہ توجہ
”برّوں پر دیتا ہوں۔“

پس، اے کلیسیا کے بزرگو
اور اے میری بزرگ بہنو
تم جو خداوند کو جانتی ہو
اور برسوں سے اُسے پہچانتی ہو

برّوں کی طرف نظر کرو
اُن کی تلاش کرو
اور اُن کی خاص دیکھ بھال کرو۔

کیونکہ اگر اُن کے ابتدائی دنوں میں
اُن کی اچھی پرورش ہو

تو وہ روحانی طور پر مضبوط ہو جائیں گے
اور اپنی باقی عمر میں
نیک چرواہے کے لیے خوشی کا باعث ہوں گے۔

اب میں اس بات کو یہیں ختم کرتا ہوں۔
اور اب، جیسا کہ میں نے کہا تھا
میں اگلی بات کی طرف آتا ہوں۔۔۔

II

کمزور خُدام :

خُدا کا شکر ہو کہ آج شب یہاں بہت سے خُدام موجود ہیں
اور ممکن ہے وہ اپنے آپ کو ”کمزور“ شمار کریں۔
میری زبان سے نکلے ہوئے یہ کلمات
، اُن کے لیے تقویت کا سبب ہوں
، اور ان تمام کمزور خُدام کے لیے بھی
جو خُدا کے کھیت میں کام کر رہے ہیں۔

، جب ایک کلیسیا کا آغاز ہوتا ہے
، تو عموماً وہ چھوٹی ہوتی ہے
، اور ”چھوٹی باتوں کا دن
فکر اور خوف کا وقت ہوتا ہے۔

شاید میں ایسے لوگوں سے مخاطب ہوں
جو کسی نئی قائم شدہ کلیسیا کے رکن ہیں۔
اے پیارو، ”چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جانو۔
یقین رکھو کہ خُدا عدد سے نجات نہیں دیتا
اور روحانی بادشاہی میں نتائج
تعداد کے مطابق نہیں ہوتے۔

میں نے حال ہی میں
جان ویسلی کی سوانح حیات
، دو یا تین مختلف مؤلفین سے پڑھی
تاکہ اُس نیک مرد کی زندگی کا منصفانہ اندازہ حاصل کر سکوں۔

— مگر ایک بات نمایاں تھی
، کہ اُس خدمت کی ابتدا
، جو اب عظیم صورت اختیار کر چکی ہے
نہایت چھوٹی تھی۔

مسٹر ویسلی اور اُس کے ابتدائی بھائی
دولت مند نہ تھے۔
اکثر وہ غریب لوگ تھے
جو اُس کے ساتھ شامل ہوئے۔
، کبھی کبھار کوئی معزز شخص بھی ہوتا
مگر میتھوڈسٹ لوگ
زمین کے غریب تھے۔

اور اُس کے ابتدائی واعظ کرنے والے
تعلیم یافتہ نہ تھے۔
،ایک دو ضرور تھے
—مگر اکثر وہ میدان کے مبلغین تھے
خُدا کی طرف سے روح کے وسیلہ سے بنائے گئے
بے مثال واعظ گو۔

،وہ نہ تو کالج کی تعلیم یافتہ ہستیاں تھیں
نہ ہی غیر معمولی قابلیت کے مالک۔
ابتداء میں میتھوڈسٹوں کے پاس
،نہ دولت تھی
،نہ نامور لوگ
اور اُن کی تعداد بھی بہت کم تھی۔

،اُس نیک مرد کی ساری عمر
،جو بہت طویل تھی
میں بھی یہ جماعت
کوئی بہت بڑی نہ ہوئی۔
،وہ تھوڑے تھے
،اور ظاہراً کمزور
مگر میتھوڈزم
—اپنی ابتدا میں ہی سب سے زیادہ جلالی تھا
اور میرا ایمان ہے
کہ ابتدائی دنوں میں ہی
سب سے زیادہ توبہ کے واقعات ہوئے۔

،اب میں افسوس سے کہتا ہوں
یہ ایک بڑی جماعت بن چکی ہے۔
—یہ دولت سے مالا مال ہے
اور مجھے خوشی ہے کہ ایسا ہے۔
—یہ عظیم خطیب رکھتی ہے
اور میں شکر گزار ہوں کہ رکھتی ہے۔
،مگر اس میں ترقی نہیں
نہ کوئی نیا ایمان لاتا ہے۔

یہ سال اور کئی اور سال
یہ ویسے کی ویسی ہی رہی۔
میں یہ اس لیے نہیں کہتا
،کہ یہ جماعت منفرد ہے
بلکہ تقریباً سب کا یہی حال ہے۔

،ہر سال جب اعداد و شمار آتے ہیں
:تو یہی سُننے کو ملتا ہے
"کوئی اضافہ نہیں—بمشکل اپنی جگہ پر قائم ہیں۔"
میں اسے ایک مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔
یہی حال ہماری کلیسیا کا بھی ہو سکتا ہے
—اگر ہم چوکنے نہ ہوں
بالکل وہی حالت۔

،جب ہمارے پاس وسائل نہ ہوں
—تب برکت آتی ہے

،اور جب ہم خود کو زور آور سمجھتے ہیں
تب برکت نہیں آتی۔

!آہ! کاش خُدا ہمیں فقر دے
،کاش خُدا ہمارے وسائل ہم سے لے لے
ہماری فصاحت کی قوت چھین لے
،اگر ضروری ہو
،اور ہمیں لکنت عطا کرے
مگر ہمیں اپنی برکت دے۔

آہ! میں آرزو کرتا ہوں
،کہ رُوحیں میرے وسیلہ سے نفع پائیں
—باقی سب کچھ جائے اُس کی راہ
اور ہر کلیسیا کو بھی یہی آرزو رکھنی چاہیے۔

،نہ قوت سے، نہ طاقت سے”
“بلکہ میرے رُوح سے، خُداوند فرماتا ہے۔

،ہمیں ”چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جاننا چاہیے
بلکہ اُن سے حوصلہ پانا چاہیے۔

،خُدا اکثر چھوٹی باتوں کے وسیلہ سے کام کرتا ہے
بڑے کاموں کو وہ کم ہی استعمال کرتا ہے۔

—اُسے جدعون کی بڑی فوج منظور نہ تھی
—اُسے کہا گیا کہ وہ اپنے لوگوں کو واپس بھیجے
—انہیں پانی پر لے آؤ
اور صرف وہ چُنو جو چات کر پیتے ہیں۔

تب اُن کی تعداد اتنی تھوڑی ہو گئی
—کہ انگلیوں پر گنی جا سکے
دو یا تین سو آدمی۔

پھر جدعون مدیانیوں کے مقابل نکلے گا۔
اور جیسے جو کے لوٹے کا نان
،خیمہ پر گرا اور وہ نیچے ہو گیا
ویسے ہی آدھی رات کو
خُداوند کی اور جدعون کی تلوار“ کی آواز”
،دشمن لشکر کو لرزا دے گی
اور خُداوند خُدا اپنے لیے فتح حاصل کرے گا۔

،آے بھائیو
،اپنی کمزوری، اپنی قلت، اپنی غربت
اپنی نااہلی کو خاطر میں نہ لاؤ۔

،اپنی جانیں خُدا کے کام میں جھونک دو
،زور آور دعا کرو
،آسمان کے دروازوں کو تھام لو
زمین و آسمان کو بلا دو
،مگر رُوحوں کو جیتنے میں شکست نہ کھاؤ

تو تم وہ نتائج دیکھو گے
جو تمہیں حیران کر دیں گے۔

”کون ہے جو چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانتا ہے؟“

اب ہر ایماندار کے انفرادی حال پر غور کرو۔
ہم میں سے ہر ایک کو مسیح کے لیے کام کرنا چاہیے
مگر ہم میں سے اکثر بڑے کام نہیں کر سکتے۔

پس ”چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جانو۔
تم صرف ایک پائی دے سکتے ہو۔
مگر دیکھو
،وہ جو خزانے کے پاس بیٹھا تھا
،اُس بیوہ کے دو پیسے جو ایک پائی بنتے تھے
اُسے حقیر نہ جانا۔

تمہاری چھوٹی شکرگزاری
،اگر دل سے دی جائے
تو وہ اُسی قدر مقبول ہے
جیسے سو گنا بڑی قربانی۔

اس لیے تھوڑے کام کو ترک نہ کرو۔
چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جانو۔“

تم فقط راستے میں ایک رسالہ بانٹ سکتے ہو۔
”نہ کہو،“ میں یہ نہیں کروں گا۔
رسالے اور وعظ تقسیم کرنے سے
رُوحیں نجات پا چکی ہیں۔

—اُنہیں بکھیرو، بکھیرو
وہ اچھا بیج ہیں۔
تم نہیں جانتے وہ کہاں گر سکتے ہیں۔

کبھی تم فقط مسیح کے بارے میں
کسی دوست کو خط لکھ سکتے ہو۔
اس میں کوتاہی نہ کرو۔
کل ہی ایک خط لکھو۔

—اپنے بچپن کے ساتھی کو یاد کرو
تم اُس کے ساتھ اپنے ربط کی وجہ سے
اُسے اُس کی جان کے بارے میں نصیحت کر سکتے ہو۔

،خُدا کے حضور اُس کی حالت بیان کرو
اور اُسے نجات دہندہ کو تلاش کرنے کی تاکید کرو۔

کیا معلوم؟
،ایک واعظ اُسے نہ چُھو سکے
مگر اُس کے پرانے رفیق کا خط
اُس کے دل تک جا پہنچے۔

اے ماں،
اگرچہ تمہارے زیر اثر صرف دو یا تین چھوٹے بچے ہیں
چھوٹی باتوں کے دن“ کو حقیر نہ جانو۔”

کل جب وہ تمہارے پاس جھکیں
تو تم اُن کے گلے میں بانہیں ڈال کر۔۔۔

—”دُعا کرو: ”اے خُدا، میرے بیٹوں اور بیٹیوں کو برکت دے، اور اُنہیں نجات دے
ابھی اُنہیں مسیح کا حال سُننا دو۔
!آہ! مائیں کس خوبی سے بچوں کو خوشخبری سُننا سکتی ہیں

میں اپنی ماں کی تعلیم کو کبھی نہیں بھُلا سکتا۔
اتوار کی شب، جب ہم گھر میں ہوتے
تو وہ ہمیں میز کے گرد بٹھاتی
اور کلامِ مقدس کی تفسیر کرتی جاتی
جب ہم اُس کی تلاوت کرتے۔
—پھر وہ دُعا کرتی
اور ایک رات اُس کے کلمات نے
میرے دل پر ایسا نقش چھوڑا
جو کبھی مٹ نہ سکے گا۔

اُس نے کہا:
”اے میرے پیارے بچو“
میں نے تمہیں نجات کا راستہ سُننا دیا ہے
اور اگر تم ہلاک ہو گئے
تو عدل سے ہلاک ہو گے۔
مجھے تمہاری عدالت پر ”امین“ کہنا ہو گا
”اگر تم مجرم ٹھہرائے گئے۔“

اور میں اُس بات کو برداشت نہ کر سکا۔
کوئی اور شاید ”امین“ کہے
مگر میری ماں نہیں۔

آہ! تم جو بچوں کے ساتھ معاملہ رکھتے ہو
تم نہیں جانتے کہ تم کیا کچھ کر سکتے ہو۔
ان چھوٹے موقعوں کو حقیر نہ جانو۔
—مسیح کے لیے ایک لفظ درمیان میں ڈال دو
”تم جو ریلوں میں سفر کرتے ہو
—تم جو کارخانوں اور ورکشاپوں میں جاتے ہو

اگر مسیحی سب اپنے جھنڈے کے سچے سپاہی ہوں
تو میں یقین رکھتا ہوں کہ
ہم بہت جلد اپنے بڑے اداروں میں
بڑی تبدیلی دیکھیں گے۔

یسوع کے لیے آواز بلند کرو۔
اُس سے شرمائ نہیں۔
اور کیونکہ تم تھوڑا بول سکتے ہو
اس لیے خاموش نہ رہو
بلکہ اُسی تھوڑے کو بیس بار دہرا دو
تاکہ تھوڑا بہت بن جائے۔

بار بار،
دوبارہ
اور پھر سے
وہ کمزور ضرب لگاؤ
اور اُس سے بھی اتنا ہی اثر ہو گا
جتنا ایک زبردست ضرب سے ہوتا ہے۔

اگر تمہارے کام
ایمان سے اُس کے پیارے بیٹے میں کیے گئے ہوں
تو خُدا اُن تھوڑے کاموں کو قبول کرتا ہے۔
خُدا تمہارے چھوٹے کاموں کو کامیابی بخشے گا۔
خُدا تمہیں ان چھوٹے کاموں سے تربیت دے گا
— تاکہ تم بڑے کام کر سکو

اور تمہارے یہی چھوٹے کام
دوسروں کو تحریک دے سکتے ہیں
جو تم سے کہیں بڑے کام سرانجام دیں گے۔

اے مبشرو
گلی کے نکڑ پر خوشخبری سناتے رہو۔
تم جو کچی کوٹھڑیوں میں جاتے ہو
وہیں جاتے رہو۔
کمرے میں داخل ہو کر
ویسے ہی یسوع مسیح کا ذکر کرو
جیسے کرتے آئے ہو۔

تم جو دیہات کے میدانوں میں
اتوار کے دن مسیح کی منادی کرتے ہو
اپنا کام جاری رکھو۔
میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہوں
لیکن جب جانتا ہوں
کہ تم اپنے مالک کے کام میں مصروف ہو
تو تمہیں نہ دیکھ کر بھی خوش ہوتا ہوں۔

— ہم نمک کو صرف ڈبے میں نہیں رکھنا چاہتے
اُسے سڑتی ہوئی مخلوق میں رگڑا جائے
تاکہ سڑن رُک جائے۔

— ہم بیج کو ہمیشہ بھوسے کے گودام میں نہیں رکھنا چاہتے
اُسے بکھیرا جائے
اور وہ ہمیں اور دے گا۔

آہ! بھائیو اور بہنو
اگر تم میں کوئی سوتا ہے، تو بیدار ہو جاؤ۔
— اس کلیسیا کی کوئی توانائی ضائع نہ ہو
نہ ہی کوئی ذرّہ قابلیت
خواہ وہ عمل میں ہو
یا دُعا میں
یا دینے میں
یا پاک زندگی میں۔

”کیونکہ ”کون ہے جو چھوٹی باتوں کے دن کو حقیر جانتا ہے؟
،خرچ کرو اور خرچ کیے جاؤ

،خُداوند کمزور ایمانداروں کو تقویت دے
،اور خُداوند کمزور خُدام کی محنت کو قبول کرے
اور دونوں پر
مسیح یسوع کی خاطر
اپنی کامل برکت نازل فرمائے۔
آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ سپرجن
زکریاہ 7؛ 22-9:8

آیت 1۔

اور یوں ہوا کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے چوتھے برس، نومیں مہینے کے چوتھے دن یعنی کسلو میں، خُداوند کا کلام زکریاہ پر نازل ہوا۔

،خُدا کے نبی ہمیشہ روح میں نہ ہوتے تھے
،اور جب خُدا کا کلام اُن پر نازل ہوتا
،تو وہ ایک عظیم دن ہوا کرتا
جسے وہ اپنے یادداشت نامہ میں درج کر لیتے۔
،میرا خیال ہے کہ ہم جو نبی نہیں
ہم بھی کچھ خاص اوقات کو یاد رکھتے ہیں
جب خُدا کا کلام ہم پر خاص طور پر عزیز ہوا۔
”ہم بھی کہہ سکتے ہیں: ”نومیں مہینے کا چوتھا دن۔“

آیات 2-3۔

جب اُنہوں نے بیتِ خُداوند میں شرِ عصر اور رجمِ ملک کو اُن کے آدمیوں سمیت بھیجا
،کہ خُداوند کے حضور دُعا کریں
:اور ربُّ الافواج کے گھر میں موجود کابنوں اور نبیوں سے پوچھیں کہ
،کیا پانچویں مہینے میں ماتم کروں اور اپنے تئیں الگ رکھوں؟
”جیسے ان کئی برسوں سے کرتا آیا ہوں؟“

اُس دن یہودیوں نے ایک روزہ رکھا
تاکہ وہ اُس بولناک سانحے کی یادگار بنائیں
جو نبوکد نضر کے وقت بیکل کو پیش آیا تھا۔
،اب یہ لوگ بابل میں رہتے تھے
اور چونکہ بیکل پھر تعمیر ہو رہی تھی
،اور یروشلم بحال ہو چکا تھا
تو اُنہیں یہ سوال درپیش ہوا
کہ کیا وہ اُس روزے کو جاری رکھیں یا نہیں۔

،یہ روزہ خُدا کی طرف سے مقرر نہ تھا
بلکہ اُن کا اپنا ایجاد کردہ تھا۔
اب سوال یہ تھا
،کہ جب حالات بدل چکے
تو کیا اُنہیں اُسے ترک نہ کر دینا چاہیے؟

پس اُنہوں نے کابنوں اور نبیوں سے مشورہ لینے کے لیے
اور خُدا کے حضور دُعا کرنے کے لیے قاصد بھیجے۔

جب کوئی مشکل سوال ضمیر پر بوجھ بن جائے،
تو بہتر ہے کہ اُسے نمٹا لیا جائے
اور اُسے دل پر بوجھ بنے نہ رہنے دیا جائے۔

آیات 4-5۔

تب ربُّ الافواج کا کلام مجھ پر نازل ہوا
فرمایا:
اے ملک کے سب لوگوں اور کابنوں سے کہہ
جب تم پانچویں اور ساتویں مہینے میں روزہ رکھتے اور ماتم کرتے تھے
وہ ستر برس
تو کیا تم میرے لیے روزہ رکھتے تھے؟
میرے لیے ہی؟

یہی نکتہ ہے۔
تم اپنے نفس کے لیے روزہ رکھ سکتے ہو
اپنے غرور کے لیے روزہ رکھ سکتے ہو۔
اگر ہمارے روزے کا مقصد خُدا کی تمجید نہیں
تو اُس میں کچھ بھی نہیں۔
سوال ہے:
”کیا تم میرے لیے“
”بلکہ میرے ہی لیے روزہ رکھتے تھے؟“

آیت 6۔

اور جب تم کھاتے تھے اور جب پیتے تھے
تو کیا اپنے ہی لیے نہ کھاتے اور اپنے ہی لیے نہ پیتے؟
اگر کوئی مقدّس عید خُدا کے جلال کے لیے نہ منائی جائے
تو وہ منائی ہی نہیں گئی۔
وہ تو صرف اپنے لیے ضیافت تھی۔
تم نے بالکل ہدف خطا کیا۔

آیت 7۔

کیا تم اُن باتوں کو نہیں سنتے
جو خُداوند نے پہلے نبیوں کی معرفت پکار کر کہیں
جب یروشلم بسا ہوا اور اقبال مند تھا
اور اُس کے گرد و نواح کے شہر آباد تھے
اور جنوبی علاقہ اور میدان لوگوں سے بھرے تھے؟

اب زکریاہ اُس کلام کو بیان کرتا ہے
جو اُسے تازہ تازہ خُدا کی طرف سے ملا۔

آیات 8-10۔

اور خُداوند کا کلام زکریاہ پر نازل ہوا
:یوں فرماتا ہے ربُّ الافواج
”سچا انصاف کرو
اور ہر ایک اپنے بھائی پر رحم و شفقت کرے۔
بیوہ، یتیم، پردیسی اور محتاج پر ظلم نہ کرو؛
اور اپنے دل میں کوئی بُرا خیال
اپنے بھائی کے خلاف نہ باندھو۔“

—یہ خُدا کا حکم ہے
،نہایت راست
اور خُدا کے شایانِ شان۔

آیات 11-12۔

،لیکن اُنہوں نے سُننے سے انکار کیا
،اور کندھا پیچھے ہٹا لیا
اور اپنے کان بند کیے کہ نہ سنیں۔
بلکہ اُنہوں نے اپنے دلوں کو
بیرے کی مانند سخت بنا لیا
تاکہ وہ شریعت اور وہ باتیں نہ سنیں
جو ربُّ الافواج نے اپنے روح سے
پہلے نبیوں کی معرفت بھیجی تھیں؛

پس ربُّ الافواج کی بڑی قہر انگیزی واقع ہوئی۔

اور ہونا بھی چاہیے تھا۔
جب خُدا ایسی باتیں مانگتا ہے
،جو سراسر عدل و انصاف پر مبنی ہیں
،اور لوگ سُننے کو بھی تیار نہیں
تو وہ اُس کے غضب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

آیت 13۔

،پس یوں ہوا کہ جب اُس نے پکارا
تو وہ نہ سُننا چاہتے تھے؛
سو اُنہوں نے جب پکارا
،تو میں نے نہ سُننا
فرماتا ہے ربُّ الافواج۔

گناہ کی سزا خود گناہ کے مطابق معلوم ہوتی ہے۔
،اگر لوگ خُدا کی نہ سنیں
تو خُدا بھی اُن کی نہیں سُنے گا۔

آیت 14۔

اور میں نے اُنہیں آندھی کی مانند
اُن سب قوموں میں بکھیر دیا
جنہیں وہ نہ جانتے تھے؛
،اور اُن کے بعد زمین ویران ہو گئی
،نہ کوئی اُس میں سے گزرا
نہ واپس آیا؛
کیونکہ اُنہوں نے اس خُوشنما زمین کو ویران کر دیا۔

،اب اگلے باب میں
نبی قوم کے گناہوں کی بجائے
خُدا کی رحمت کا عزم بیان کرتا ہے۔
وہ نرم تنبیہات کے ساتھ
محبت بھرے وعدے بھی کرتا ہے۔

زکریاہ 8: 22-9

(ترجمہ شدہ بکتنی اسلوب میں، ویڈیائیٹیک اردو بائبل کی زبان و لہجہ میں)

10-9

ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے
تمہارے ہاتھ زور آور ہوں
اے وہ لوگو! جو ان دنوں ان نبیوں کے منہ سے یہ باتیں سنتے ہو
جب ربُّ الافواج کے گھر کی بنیاد ڈالی گئی
تاکہ بیکل تعمیر ہو۔

کیونکہ ان دنوں سے پیشتر
نہ کسی انسان کی مزدوری تھی، نہ کسی حیوان کی اجرت؛
اور جو باہر نکلتا یا اندر آتا، اُسے سلامتی نہ تھی
بلکہ میں نے ہر انسان کو اُس کے ہمسایہ کے خلاف ابھارا۔

گناہ نے اسرائیل کو کیسی حالت میں پہنچا دیا
نہ نان روزگار، نہ مزدوری، نہ امن۔
ہر شخص اپنے ہمسایہ کا دشمن ٹھہرا۔

11

لیکن اب میں اس قوم کے بچے کھچے لوگوں کے ساتھ
پہلے دنوں کی مانند نہ ہوں گا
فرماتا ہے ربُّ الافواج۔

اب وہ سب کچھ بدل دے گا
اور انہیں خوشحالی و اطمینان عطا کرے گا۔

12

کیونکہ تخم کامیاب ہو گا
اور تاک اپنا پھل دے گی
اور زمین اپنی پیداوار بخشے گی
اور آسمان اپنی شبنم نازل کرے گا؛
اور میں اس قوم کے بچے کھچے لوگوں کو
ان سب چیزوں کا وارث بناؤں گا۔

خُدا انسان کی حالت کو
ایسے بدل سکتا ہے جیسے کوئی اپنا ہاتھ پلٹے۔
خُداوند تاریک افق کو صاف کر سکتا ہے
”رات کو دن میں بدل سکتا ہے۔“
جیسے چرخہ گھومتا ہے
ویسے ہی خُدا کے فضل سے انسان کی تقدیر بھی بدل سکتی ہے۔

13

اور یوں ہو گا کہ
جیسے تم قوموں میں لعنت کی مٹل ٹھہرے تھے
!اے یہوداہ کے گھر والو اور اے اسرائیل کے گھر والو
ویسے ہی میں تمہیں بچاؤں گا
اور تم برکت کی مٹل ٹھہرو گے؛
پس نہ ڈرو بلکہ تمہارے ہاتھ زور آور ہوں۔

یہودی لعنت کی مٹال بن چکے تھے۔
”دشمن کہا کرتے: ”تم یہودی کی مانند ملعون ہو۔“
لیکن خُدا انہیں برکت کی علامت بنائے گا
”یہاں تک کہ لوگ کہیں گے: ”تم اسرائیلیوں کی مانند مبارک ہو۔“

15-14

کیونکہ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:
جیسے میں نے ارادہ کیا
کہ جب تمہارے باپ دادا نے مجھے غضبناک کیا
تو تمہیں سزا دوں
(ربُّ الافواج فرماتا ہے)
اور میں باز نہ آیا؛
ویسے ہی اب میں نے ان دنوں یہ ارادہ کیا ہے
کہ یروشلم اور یہوداہ کے گھر کے ساتھ بھلا کروں؛
پس نہ ڈرو۔

یہ بات نہایت سبق آموز اور حوصلہ افزا ہے۔
جب خُدا سزا دینے کا وعدہ کرتا ہے
تو وہ اُسے پورا کرتا ہے؛
وہ الفاظ سے کھیلتا نہیں۔
اسی طرح جب وہ برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے
تو وہ اُس سے باز نہیں آتا
بلکہ ہر حرف اور نکتہ کو پورا کرتا ہے۔

17-16

یہی باتیں ہیں جو تم کرو
ہر شخص اپنے ہمسایہ سے سچ بولو؛
اپنے پھاٹکوں میں انصاف و سلامتی کا فیصلہ کرو؛
اور تم میں سے کوئی اپنے دل میں
اپنے ہمسایہ کے خلاف بُرا خیال نہ رکھے؛
اور جھوٹی قسم کو محبت نہ رکھو؛
کیونکہ یہ سب باتیں ہیں
جن سے میں نفرت رکھتا ہوں
فرماتا ہے خُداوند۔

وہ چاہتا ہے کہ اُس کی قوم حق گو ہو
اگرچہ سچ بولنے میں انہیں نقصان ہی کیوں نہ اٹھانا پڑے۔
وہ بدلنے والے نہ ہوں
بلکہ ہر حال میں سچ بولیں
چاہے اُس سے ہزار مصیبتیں آئیں۔
خُدا ہمیں حق سے محبت رکھنے
حق بولنے اور حق پر عمل کرنے والی قوم بنائے۔

18

اور ربُّ الافواج کا کلام مجھ پر نازل ہوا، فرمایا
یہی وہ مقام ہے جہاں میں تمہاری توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔
جب میں نے پڑھنا شروع کیا
—تو تم نے سوال کیا تھا
اور اب جواب حاضر ہے۔

19

ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے:
چوتھے مہینے کا روزہ
پانچویں مہینے کا روزہ
ساتویں مہینے کا روزہ

اور دسویں مہینے کا روزہ
یہوداہ کے گھر کے لیے
خوشی اور شادمانی اور مسرت کی عیدیں ہوں گی؛
پس تم حق اور سلامتی کو دوست رکھو۔

یہ جواب اُن کے سوال سے بڑھ کر ہے۔
—قاصدوں نے تو صرف ایک روزے
—پانچویں مہینے کے روزے
کے بارے میں پوچھا تھا۔
لیکن اُنہیں مزید تین روزوں کے بارے میں بھی ہدایت ملی۔
،جب تم خُدا کے کلام کی طرف کسی ایک سوال کے ساتھ آؤ
،تو نہ صرف اُس کا جواب پاؤ گے
بلکہ کئی اور پہلوؤں میں بھی راہنمائی پاؤ گے؛
،کیونکہ خُدا کا کلام تعلیم سے معمور ہے
،اور جو سیکھنے کو تیار ہوں
وہ ہر بات میں دانشمند ہو جاتے ہیں۔
پس وہ روزے اب عیدوں میں بدل دیے گئے۔

21-20

ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے
ابھی یہ ہونا باقی ہے
،کہ قومیں آئیں گی
اور بہت سے شہروں کے باشندے جمع ہوں گے۔
:اور ایک شہر کے باشندے دوسرے سے کہیں گے
”اؤ ہم جلدی سے چلیں“
،کہ خُداوند کے حضور دُعا کریں
اور ربُّ الافواج کو تلاش کریں؛
”میں بھی چلوں گا۔“

یہ بڑی مبارک بات ہے
جب ہم دوسروں کو بلائیں
”اور کہہ سکیں: ”میں بھی چلوں گا۔“
،بہت سے لوگ کہتے ہیں: ”جیسا میں کرتا ہوں، ویسا کرو
“نہ کہ جیسا میں کہتا ہوں۔
،لیکن جب ہمارا عمل ہمارے قول کے مطابق ہو
تو ہماری بات میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔
“وہ کہتے ہیں: ”اؤ چلیں
“اور پھر خود بھی کہتے ہیں: ”میں بھی چلوں گا۔“

22

ہاں، بہت سی اُمتیں اور زور آور قومیں
ربُّ الافواج کو یروشلم میں ڈھونڈنے آئیں گی
اور خُداوند کے حضور دُعا کرنے حاضر ہوں گی۔

اور ایسا ہی اب بھی ہو رہا ہے۔
ہم نے اپنا دین ایک یہودی سے پایا ہے۔
ہم اُس پر ایمان رکھتے ہیں
جو نسلِ ابراہیم سے تھا۔
ہم اُس میں شادمان ہیں
جو خُدا کا بیٹا بھی کہلاتا ہے؛
اور بہت سی قومیں خُدا کے مسیح کے گرد جمع ہوتی ہیں۔

